## علمائے حق، دانشور، وکلاء، انسانی حقوق کی تنظیمیں، صحافی، کالم نگار اور تمام امن پسند شہری علمائے سو کے خلاف میدان عمل میں آئیں، الطاف حسین کی اپیل

## ایم کیو ایم اسلامی شریعت کے خلاف نہیں ہے لیکن ہم طالبان کی خودساختہ نظام کو کسی بھی قیمت پر تسلیم نہیں کریں گے

## طالبان صوبہ پختونخواہ کی طرح پنجاب اور سندھ میں بھی بزرگان دین کے مزارات کو بم سے اڑانا چاہتے ہیں

## طالبان سپریم کورٹ اور ہائیکورٹ غیرشرعی اور جمہوریت کو کفر قرار دے رہے ہیں

## نظام عدل ریگولیشن شریعت نہیں یہ عمل پورے ملک میں طالبانائزیشن کی ابتدا ہے

## ملک بھر کے علمائے کرام اور مشائخ عظام کے عظیم الشان اجتماع سے ٹیلی فونک خطاب

لندن۔۔۔19، اپریل 2009ء

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے انسانیت پر یقین رکھنے والے علمائے حق، صوفیائے کرام، دانشوروں، وکلاء، انسانی حقوق کی تنظیموں، صحافیوں، کالم نگاروں اور تمام امن پسند شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ علمائے سو کے خلاف واقعتاً میدان عمل میں آئیں، اپنا دینی فریضہ انجام دیں اور پاکستان کو بچانے کیلئے طالبانائزیشن کے خلاف متحد ہوجائیں۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم اسلامی شریعت کے خلاف نہیں ہے لیکن ہم طالبان کی خودساختہ شریعت کو کسی بھی قیمت پر تسلیم نہیں کریں گے۔ یہ بات انہوں نے اتوار کے روز پرل کانٹی نینٹل ہوٹل میں ملک بھر سے تعلق رکھنے والے جید علمائے کرام و مشائخ عظام کے بہت بڑے اجتماع سے ٹیلی فونک خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اپنے خطاب میں جناب الطاف حسین نے قرآنی آیات کے حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 11 اور 12 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ''تم میں سے ایک گروہ ایسا ہوگا جو کہ زمین پر فساد اور قتل وغارتگری کرے گا۔ جب ان سے پوچھا جائے گا کہ یہ تم کیا کررہے ہو تو وہ کہیں گے کہ ہم تو اصلاح کررہے ہیں، سن لو کہ وہی بگاڑنے والے ہیں لیکن انہیں شعور نہیں۔'' اسی طرح سورۃ البقرا میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مساجد میں اللہ کا ذکر کئے جانے سے منع کرے اور ان مساجد کو ویران کرنے کی کوشش کرے۔ ان لوگوں کو کچھ حق نہیں کہ وہ ان مساجد میں داخل ہوں۔ ان کیلئے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں عذاب عظیم ہے۔'' جبکہ سورۃ ہجرات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ بھائیوں میں صلح کرایا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر اللہ کی رحمت آئے۔'' سورۃ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو۔'' جناب الطاف حسین نے کہا کہ قرآن مجید حکمت والی کتاب ہے اور اس کتاب میں اللہ تعالیٰ نے 1400 سال قبل آگاہ کردیا تھا کہ دنیا میں فرقے بھی بنیں گے اور بعض لوگ ایسے بھی ہونگے جو لوگوں کو مساجد میں جانے اور اللہ کے نام کا ذکر کرنے سے منع کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں حضرت امام شافعیؒ، حضرت امام حنبلؒ، حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام ابوحنیفہؒ کے ماننے والے بستے ہیں، اسی طریقہ سے اہل تشیع حضرات حضرت امام جعفر صادقؑ کی تقلید کرتے ہیں، ان اماموں نے بعض معاملات پر قرآن وحدیث کی روشنی میں اپنے اختلافی نوٹ لکھ کر اپنا موٗقف بیان کیا مگر کسی امام نے دوسرے امام کو برا بھلا نہیں کہا۔ جب ان اماموں نے ایک دوسرے کو برا بھلا نہیں کہا، ایک دوسرے کو قتل کرنے، ایک دوسرے کی مساجد وامام بارگاہ کو تباہ کرنے کی اجازت نہیں دی تو ان کو ماننے والے ہمیں اور آپ کون ہوتے ہیں کہ ہم مخالف عقائد رکھنے والوں کو قتل کریں اور ان کی مساجد کو بم سے اڑائیں۔ انہوں نے کہا کہ سورۃ النساء کی آیت نمبر 93 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''جو کوئی مارے مسلمان کو قصد کرکے تو اس کی سزا دوزخ ہے، پڑا رہے اس میں، اللہ کا اس پر غضب ہو، لعنت ہے اس پر اور اس کے واسطے عذاب عظیم تیار ہے۔'' جناب الطاف حسین نے کہا کہ ایم کیو ایم اور الطاف حسین کے بارے میں پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ ہم غیر مذہبی لوگ ہیں۔ الحمدللہ ہم کل بھی کلمہ طیبہ، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، قرآن مجید اور نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰؐ پر یقین رکھتے تھے اور آج بھی رکھتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ کوئی بھی مسلمان شریعت کی مخالفت نہیں کرسکتا ہے، ایم کیو ایم شریعت کے خلاف نہیں ہے اور اسلامی شریعت کو مانتی ہے لیکن ہم مسجدوں اور امام بارگاہوں میں بموں کے دھماکے کرنے، مسلمانوں کو زمین پر لٹا کر جانوروں کی طرح ذبح کرنے، ان کے سرتن سے جدا کرنے والے طالبان کی کلاشنکوفی اور ڈنڈابردار خودساختہ شریعت کو کسی بھی قیمت پر تسلیم نہیں کریں گے۔ جناب الطاف حسین نے طالبان کی دہشت گردیوں کے واقعات بیان کرتے ہوئے کہا کہ طالبان نے دہشت گردی کی کارروائیوں کے ذریعے سوات کی جنت نظیر وادی کو جہنم بنادیا ہے، سوات کے علاقے مینگورہ میں واقع گرین چوک کو طالبان کی مخالفت کرنے والے مردوں اور عورتوں کو قتل کرکے اس چوک پر ان کی لاشیں لٹکائی گئیں جسکے باعث گرین چوک کا نام ''ذبح خانہ چوک'' مشہور ہوگیا، طالبان اپنی خودساختہ شریعت اور اپنی بنائی ہوئی عدالتوں سے وہاں کے بے گناہ لوگوں کو سزائیں دے رہے ہیں۔ چندروز قبل درندہ صفت طالبان نے سوات کی ایک مظلوم لڑکی کو نامحرم سے تعلقات رکھنے کے الزام میں بھرے مجمع میں

زمین پر الٹا لٹا کر اسکے جسم پر سفا کی سے کوڑے برسائے۔ جس لڑکے سے تعلق کا الزام عائد کیا گیا وہ لڑکا الیکٹریشن تھا اور لڑکی کے گھر والوں کے بلانے پر گھر کی بجلی درست کرنے گیا تھا۔انہوں نے 8، اپریل 2009 کو شائع ہونے والی گلوبل ریسرچ کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس رپورٹ میں لکھا ہے کہ سوات کے واقعہ میں کوڑوں کی سزا پانے والی لڑکی کو غلط کام کرنے پر سزا نہیں دی گئی بلکہ اس کا اصل جرم یہ تھا کہ اس نے طالبان کے ترجمان مسلم خان کے بیٹے سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔انہوں نے کہا کہ طالبان کے دہشت گرد مخالف عقائد ونظریات رکھنے والوں کو اللہ اکبر کہہ کر جانوروں کی طرح ذبح کر رہے ہیں اور ہم طالبان کی ایسی خود ساختہ شریعت پر سو بار لعنت بھیجتے ہیں۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ درندہ صفت طالبان نہ صرف مخالف عقائد رکھنے والے صوفیائے کرام، اساتذہ کرام، دینی اسکالرز اور دیگر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے گلے کاٹ رہے ہیں بلکہ جو اعتدال پسند خواتین یا این جی اوز طالبان کے طرز عمل کی مخالفت کر رہی ہیں یہ درندہ صفت طالبان، ان این جی اوز اور ان سے تعلق رکھنے والی خواتین تک کو بیدردی سے قتل کر رہے ہیں۔ 6 اپریل کو مانسہرہ میں ایک این جی اوز کی تین خواتین کو اغوا کر کے بیدردی سے قتل کرنے کے بعد ان کی لاشیں شنکیاری کے جنگل میں پھینک دی گئیں۔اسی طرح چار روز قبل مردان میں بھی طالبان نے ایک اور این جی کے دفتر کو بم سے اڑا دیا جسکے نتیجے میں ایک خاتون جاں بحق ہوگئیں جبکہ ایک اور واقعہ میں درندہ صفت طالبان نے ایک سابقہ کونسلر شاہین کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا جس کا تعلق یونین کونسل گجر مردان کے علاقے گڑھی سے تھا جبکہ ایسے واقعات ہٹیاں، شیر گڑھ، لونڈ خوڑ اور تخت بھائی وغیرہ میں بھی پیش آئے۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ نظام عدل ریگولیشن شریعت نہیں بلکہ طالبان کا بنایا ہوا خود ساختہ نظام ہے اور یہ پورے ملک میں مکمل طالبانائزیشن کی ابتدا ہے۔ایک گروہ نے اپنے بنائے ہوئے نظام کو بندوق کی نوک پر نافذ کروالیا۔اگر ملک دیگر عقائد اور مسالک کے ماننے والے اپنے عقائد کے مطابق اپنے اپنے نظام کے نفاذ کا مطالبہ کرنے لگیں تو یہ معاملہ کہاں جا کے رکے گا؟ انہوں نے کہا کہ طالبان کے خود ساختہ نظام کو نافذ کر کے پاکستان کے آئین کی نفی کی گئی ہے۔انہوں نے کہا کہ 1973ء کا آئین جس پر تمام فقہوں اور مسالک کے ماننے والے رہنماؤں نے دستخط کر کے متفقہ طور پر منظور کیا تھا کیا وہ غیر اسلامی ہے؟ جناب الطاف حسین نے بزرگان دین کے قتل اور ان کے مزارات کو بموں سے اڑانے کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ طالبان کے دہشت گرد، مالاکنڈ ڈویژن میں نہ صرف اپنی خود ساختہ شریعت نافذ کر رہے ہیں بلک وہاں مخالف عقائد رکھنے والی بزرگ ہستیوں، علماء ومشائخ کو قتل بھی کر رہے ہیں۔اب تک صوبہ سرحد میں مختلف واقعات میں طالبان کے ہاتھوں مخالف عقائد کے 23 سے زائد بزرگ ہستیوں کو بیدردی سے قتل کیا جا چکا ہے۔جنوری کے مہینے میں سوات کی ایک بزرگ ہستی پیر سمیع اللہ شاہ کو طالبان نے بیدری سے قتل کر دیا اور جب ان کے عقیدت مندوں نے انہیں سپرد خاک کر دیا تو درندہ صفت طالبان نے ان کی لاش کو قبر سے نکال کر بجلی کے ایک پول سے لٹکا دیا۔امن معاہدہ ہوئے ابھی 48 گھنٹہ نہیں گزرے تھے کہ سوات میں ایک اور بزرگ دینی شخصیت پیر سید شریف اللہ شاہ کو بھی قتل کر دیا گیا۔انہوں نے کہا کہ طالبان نہ صرف فقہ جعفریہ اور بریلوی مسلک کے ماننے والوں کا قتل کر رہے ہیں بلکہ وہ صوبہ سرحد میں بزرگانِ دین کے ان مزارات کو بھی بموں سے اڑا رہے ہیں جو وہاں صدیوں سے قائم ہیں۔ 8 مارچ کو درندہ صفت طالبان نے پشاور میں پشتو کے معروف صوفی شاعر حضرت رحمان باباؒ کے تین سو سالہ پرانے مزار کو بموں سے اڑا دیا۔اسی طرح دو اور مزارت کو بھی بم سے اڑا دیا گیا، بونیر میں واقع حضرت پیر باباؒ کے مزار سمیت تین بزرگوں کے مزارات پر قبضہ کر کے وہاں تالے ڈال دیئے گئے۔انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز ان درندہ صفت طالبان نے اسلام آباد کے علاقے میں واقع حضرت امام بریؒ کے صدیوں پرانے مزار کو بھی گولہ بارود سے اڑانے کی کوشش کی لیکن اسلام آباد پولیس نے یہ کوشش ناکام بنادی۔ایک دہشت گرد پکڑا گیا جس کے قبضہ سے 5 بارودی گولے، 500 گرام بارودی مواد اور دھماکہ کرنے والے 15 ڈیٹونیٹر برآمد ہوئے۔جبکہ دو سال قبل بھی حضرت امام بریؒ کے مزار پر ایک بہت بڑا خودکش حملہ کیا گیا تھا جس کے نتیجے میں 50 سے زائد معصوم وبے گناہ زائرین شہید اور درجنوں زخمی ہوئے تھے۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ طالبان صوبہ سرحد کی طرح صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ سے بھی تمام بزرگان دین کے مزارات کو بموں سے اڑا دینا چاہتے ہیں۔حضرت امام بریؒ کے مزار کے ساتھ ساتھ پنجاب میں داتا صاحب حضرت شیخ علی ہجویریؒ، حضرت بابا فرید گنج شکرؒ، حضرت شاہ رکن عالمؒ، حضرت بہاؤالدین زکریاؒ، شاہ جمالؒ، حضرت ابوالمعالیؒ، حضرت میاں میرؒ، حضرت بابا بلھے شاہؒ، سندھ میں حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ، حضرت لال شہباز قلندرؒ، حضرت سچل سرمستؒ، حضرت شاہ عقیقؒ، عبداللہ شاہ اصحابیؒ، حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ اور دیگر بزرگانِ دین کے صدیوں پرانے مزارات شدید خطرے میں ہیں۔لہٰذا ان بزرگانِ دین سے محبت وعقیدت رکھنے والوں کا فرض ہے کہ وہ ان مزارات کی حفاظت کیلئے تیار ہو جائیں ورنہ جس طرح درندہ صفت طالبان نے صوبہ سرحد میں حضرت رحمان باباؒ اور وہاں صدیوں سے موجود دیگر اولیائے کرام کے مزارات کو بموں سے اڑا دیا اور باقی مزارات پر تالے ڈال دیئے اسی طرح وہ سندھ اور پنجاب میں صدیوں سے موجود بزرگان دین کے مزارات کو بھی بموں سے اڑا دیں گے یا ان پر تالے ڈال دیں گے۔انہوں نے کہا کہ اگر کوئی ان بزرگ ہستیوں سے عقیدت نہیں رکھتا تو وہ ان کے مزار پر نہ جائے لیکن جو عقیدت رکھتے ہیں انہیں بزرگ ہستیوں کے مزارات پر جانے سے کیوں روک رہے ہیں؟ جناب الطاف حسین نے کہا کہ طالبان کے دہشت گرد پولیس چیک پوسٹوں پر حملے کر رہے ہیں، گزشتہ روز ہنگو میں پولیس چیک پوسٹ پر حملہ کر کے 27 پولیس اہلکاروں کو شہید کر دیا گیا، میریٹ ہوٹل اسلام آباد اور واہ کینٹ میں اسلحہ بنانے کی فیکٹری پر حملہ کر کے درجنوں مزدوروں کو شہید

وزخمی کردیا گیا۔انہوں نے سوال کیا کہ کیا ان حملوں میں جاں بحق ہونے والے مسلمان نہیں تھے؟انہوں نے کہا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''ایک مسلمان کا خون دوسرے مسلمان پرحرام ہے''۔کیا طالبان کے دہشت گرد مسلمانوں کوقتل کرکے قرآن مجید کے احکامات کی خلاف ورزی نہیں کررہے؟انہوں نے اجتماع میں شریک علمائے کرام ومشائخ عظام سے دریافت کیا کہ کیا فقہ جعفریہ سے تعلق رکھنے والوں کی امام بارگاہوں کو بم سے اڑانا اورنہیں قصداً قتل کرنا، بریلوی مسلک اوردیگر مسالک کے ماننے والوں کوقتل کرنا اورمخالف عقائدرکھنے والوں کی مساجد کوبم سے اڑانا جائز ہے؟ جس پرتمام علمائے کرام ومشائخ عظام نے کہا کہ ''ہرگزنہیں، یہ عمل قطعی ناجائز اورحرام ہے۔'' جناب الطاف حسین نے کہا کہ ایم کیوایم اتحاد بین المسلمین اورفرقہ وارانہ ہم آہنگی کیلئے جدوجہد کررہی ہے جبکہ تحریک نفاذ شریعت محمدی کے سربراہ صوفی محمد نے آج اپنی تقریر میں کہا ہے کہ سیاہ پگڑی کے علاوہ کسی اوررنگ کی پگڑی پہننا جائزنہیں، سپریم کورٹ اور ہائیکورٹ غیرشرعی عدالتیں ہیں اورجمہوریت کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ جمہوریت کفر ہے۔طالبان نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ اگرکسی کوشادی کرنی ہے توپہلے طالبان سے اجازت لی جائے اسی طرح کوئی مرد طالبان کی اجازت کے بغیراپنی بیوی کوطلاق نہیں دے سکتا۔آخریہ طالبان کونسا اسلام لانا چاہتے ہیں؟اس قسم کاحکم توہمارے پیارے نبیؐ نے بھی نہیں دیا۔جناب الطاف حسین نے تمام علمائے کرام اورمشائخ عظام کومخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ طالبان کی غیرشرعی اورغیراسلامی حرکات کوٹی وی پردیکھتے اوران کے سیاہ کارنامے اخبارات میں پڑھتے ہوں گے آخرہمارے علمائے کرام اپنے مدارس اورگھروں میں کب تک یہ دردناک مناظر دیکھتے رہیں گے اورکب تک خاموش رہیں گے؟ کیاان کادینی فریضہ نہیں ہے کہ وہ عوام کودین اسلام کی اصل روح سے آگاہ کریں؟انہوں نے کہا کہ وقت کا تقاضا ہے کہ علمائے کرام فیصلہ کرلیں کہ آیاہمیں طالبان کی خودساختہ شریعت چاہیئے یااسلامی شریعت؟ہمیں طالبان اوران کی دہشت گردیاں عزیز ہیں یا پاکستان اوراس کی سلامتی عزیز ہے؟انہوں نے علمائے کرام اورمشائخ عظام سے درخواست کی کہ آپ اپنے ممبروں سے دین اسلام کی صحیح تعلیمات اوراتحادوبھائی چارے کاپیغام دیں، علمائے حق علمائے سوکے خلاف میدان عمل میں آئیں اورعوام کوبتائیں کہ اسلام کے نام پرمخالف عقائدرکھنے والوں کاقتل، مساجداورامام بارگاہوں پرخودکش حملہ کرناقطعی غیراسلامی اورغیرشرعی ہے۔ جناب الطاف حسین نے انسانیت پریقین رکھنے والے علمائے حق، صوفیائے کرام، دانشوروں، وکلاء، انسانی حقوق کی تنظیموں، صحافیوں، کالم نگاروں اورتمام امن پسندشہریوں سے اپیل کی کہ وہ علمائے سوکے خلاف عملاً میدان عمل میں آئیں، اپنادینی فریضہ انجام دیں اور پاکستان کوبچانے کیلئے طالبانائزیشن کے خلاف متحدہوجائیں۔انہوں نے کہا کہ ایم کیوایم اسلامی شریعت کے خلاف نہیں ہے لیکن ہم طالبان کی خودساختہ شریعت کوکسی بھی قیمت پرتسلیم نہیں کریں گے۔انہوں نے کہا کہ طالبانائزیشن کے خلاف کوئی سیاسی جماعت نہیں بول رہی صرف ایم کیوایم اورالطاف حسین طالبانائزیشن کے خلاف آوازبلندکررہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ایم کیوایم میں اکثریت مسلمانوں کی ہے لیکن ایم کیوایم میں ملک بھرکی مذہبی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افرادبھی شامل ہیں۔انہوں نے کہا کہ ایم کیوایم کے کارکنان اپنی جانیں ہتھیلی پررکھ کرتمام مسالک اورامام بارگاہوں کی حفاظت کیلئے نہ صرف تیارہیں بلکہ حفاظت کربھی رہے ہیں۔ایم کیوایم کے کارکنان صرف مسلمانوں کی عبادت گاہوں کی ہی نہیں بلکہ عیسائی، ہندو، سکھوں اوردیگرمذاہب کے ماننے والوں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کریں گے اوربحیثیت پاکستانی اورانسان یہ ہمارافرض ہے۔انہوں نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ تمام علمائے کرام طالبانائزیشن کے خلاف متحدہوجائیں اورفیصلہ کریں کہ اگرطالبان نے سندھ میں داخل ہونے کی کوشش کی توسرکاردوعالمؐ نے دفاع کرنے کاحق دیاہے اورہم ان طالبان کے دہشت گردوں کے خلاف حق دفاع استعمال کریں گے۔

## حضوراکرمؐ کی شریعت کے علاوہ کسی کی شریعت کوملک میں نافذنہیں ہونے دیاجائے

## طالبان انسانیت کے دشمن ہیں ان کیخلاف اعلان جہادکیاجاناچاہیئے، الطاف حسین نے حسینؓ کی طرح باطل قوت کوللکاراہے

## ایم کیوایم کے زیراہتمام علماءمشائخ کنونشن میں علمائے کرام کاخطاب

کراچی۔۔۔(اسٹاف رپورٹر)

الطاف حسین طالبانائزیشن کے فتنہ کیخلاف آوازاٹھانے والی پہلی شخصیت ہیں، قرآن وسنت اوراسلامی تعلیمات کیخلاف کسی قانون کوتسلیم نہیں کیاجائے گا۔حضوراکرمؐ کی شریعت کے علاوہ کسی کی شریعت کوملک میں نافذنہیں ہونے دیاجائے گا۔طالبانائزیشن کی پشت پناہی کرنے والوں کوبے نقاب کرناضروری ہے اس وقت مسلک اورمکاتب کی بجائے اسلام اورملک کوبچانااہم ہے۔الطاف حسین نے اسلام کے تین بنیادی نکات پرعلم جہادبلندکیاہے۔طالبان شیعہ سنی کے نہیں بلکہ انسانیت کے دشمن ہیں ان کیخلاف اعلان جہادکیا جاناچاہیئے، متحدہ علماءموومنٹ کااعلان کیاجائے، الطاف حسین مبلغ دین ہیں۔ان خیالات کااظہارمختلف مکاتب فکرسے تعلق رکھنے والے علماءومشائخ نے متحدہ قومی موومنٹ کی

جانب سے مقامی ہوٹل میں منعقدہ علماء مشائخ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ علماء نے کہا کہ متحدہ قومی موومنٹ کا علماء مشائخ کنونشن وقت کی اہم ضرورت تھی اور اسکے انعقاد سے مختلف مسالک میں بھائی چارگی اور ہم آہنگی کی فضاء پروان چڑھے گی۔ کنونشن سے اپنے خطاب میں حمزہ علی قادری نے کہا کہ اس سے نفرت کی شدت میں کمی آئے گی محبت کی شدت کو ہم بڑھتے دیکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ طالبان کی شریعت میں یہود ہنود شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے پاکستان کا مطالبہ کیا ہے، ہم نے اسلام کیلئے بھارت سے ہجرت کی تھی شریعت محمدی آج بھی زندہ ہے۔ علامہ فرقان حیدر عابدی نے کہا کہ ہمیں شریعت محمدی کل بھی عزیز تھی اور آج بھی عزیز ہے۔ انہوں نے جناب الطاف حسین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہم آپ کے عزم و حوصلے کی داد دیتے ہیں کہ آپ نے جس طرح باطل کے سامنے حسین کی طرح کھڑے ہو کر باطل قوت کو للکارا ہے۔ پاکستان میں کسی دہشت گردی کی شریعت قبول نہیں ہے کوئی قاتل نہ امامت کر سکتا ہے اور نہ شریعت نافذ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صوفی محمد بتائیں کہ ڈیرہ غازی خان کے معصوموں کا کیا قصور ہے؟ انہوں نے جناب الطاف حسین کو کامیاب کنونشن پر خراج تحسین پیش کیا۔ سید عون محمد نقوی نے کہا کہ ملک کا چپے چپے کے مظلوم و معصوم عوام پریشان ہیں۔ ہم اس فورم پر اعلان کرتے ہیں کہ الطاف حسین نے تمام مظلوم اور اسلام پسند لوگوں کا پل باندھا ہے جو ہم بھی نہیں کر سکتے تھے اور علماء کرام کا بہت بڑا کام الطاف حسین نے کیا۔ انہوں نے صوفی محمد کے بیان پر کہ جو ہماری شریعت کو نہیں مانتا وہ دائرہ اسلام سے خارج کہا کہ یہ خود سب سے بڑی دہشت گردی اور فرقہ واریت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم امن معاہدہ کیخلاف نہیں ہیں، یہ معاہدہ ثقافتی معاہدہ ہوتا تو مان لیتے لیکن یہ مذہبی معاہدہ ہے ہم اس کو نہیں مانتے۔ وزیراعظم اس بات کی وضاحت کریں کہ انہوں نے ثقافتی معاہدہ کیا یا مذہبی معاہدہ کیا ہے، طالبان کی شریعت نافذ ہو سکتی ہے اور نہ ہی نافذ ہونے دیں گے۔ مولانا تنویر الحق تھانوی نے کہا کہ جو کچھ شمالی علاقوں میں ہو رہا ہے اس کی وضاحت کا حق مجھے ہے میں مسلک دیوبند کا حامی ہوں اور میرے والد نے 31 سال قبل پاکستان قومی اتحاد کے فلیٹ فارم پر مسلک دیوبند واضح کر دیا تھا جن علماء نے پاکستان کی مخالفت کی ان کا اختلاف بھی اخلاق پر مبنی تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم ہمارے لئے قابل احترام ہے۔ انہوں نے مزید کہا آج دیوبند کا پہلے کے علماء کرام سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ دیوبند کا جماعت اسلامی سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی مولانا فضل الرحمان اور ان کی جماعت دیوبند کی ترجمان ہے۔ علامہ اشرف علی تھانوی کا مسلک دیوبند ہے دوسرے تمام خود ساختہ ہیں۔ سجادہ نشین اوچ شریف نفیس الحسن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اولیاء کرام اور صوفیاء نے دین اسلام کا بغیر فرقہ واریت کے پرچار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ تمام علماء کرام اور متحدہ قومی موومنٹ مل کر صوفیاء کرام کے عزم کو لیکر چلیں۔ سنی تحریک کی علماء بورڈ کے ڈپٹی کنو ینر علامہ خضر الاسلام نے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں قائد تحریک کو سربراہ سنی تحریک ثروت اعجاز قادری کی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جس وقت ملک میں بربریت کا نظام سوات میں رائج ہوا ہے آپ نے اس وقت سے علم بغاوت بلند کیا ہوا ہے۔ انہوں نے جس حصے میں نظام عدل نافذ کیا گیا ہے وہاں بریلوی مسلک کے علماء کرام کو شہید کیا جا رہا ہے، خانقاہیں بند کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے سربراہ سنی تحریک کا پیغام دیا کہ اس حوالے سے سنی تحریک ایم کیو ایم کے ساتھ ہے۔ محمد انعام المصطفیٰ نے کہا کہ طالبان عصمتوں کے محافظ نہیں بلکہ قاتل ہیں۔ محترمہ شیر بانو والا جاہی نے کہا کہ جان کا احترام نہ کرنے والے صراط مستقیم والے نہیں ہیں۔ انہوں نے متعدد قرآنی آیت کا حوالے دیتے ہوئے انسان کی جان کی حرمت بیان کی انہوں نے کہا کہ صوفی محمد کے پاس دین اسلام نہیں بلکہ نفس ہے اور وہ اپنے نفس کیلئے ہی لوگوں کو قتل کر رہے ہیں جیسا کہ اس دنیا میں پہلا قتل بھی آدم علیہ اسلام کے اولاد نے نفس کیلئے کیا تھا۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ طبقاتی فرق کے خاتمے سے ہم صوفی محمد جیسے نام نہاد شریعت کے نفاذ کرنے والوں سے با آسانی نمٹ سکتے ہیں۔ حضرت علامہ ناصر خان قادری، جماعت اہلسنت کراچی کے ناظم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی تخلیق سنی مسلمانوں کے باعث ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ سرحد میں بھی قیام پاکستان میں اہلسنت کے علماء کرام نے اپنا کردار ادا کیا انہوں نے کہا کہ نام نہاد خود ساختہ شریعت کا نام دیا گیا ہے اسے آج اس بات کا اعلان کیا جائے کہ ایسے خود ساختہ نظام سے پکارا جائے۔ انہوں نے الطاف حسین کو یقین دلایا کہ جماعت اہل سنت آپ کے اقدامات کی بھرپور تائید کرتی ہے۔ پیر ایوب جان سرہندی نے ایم کیو ایم کے پروگرام کی حمایت کرتے ہوئے جناب الطاف حسین سے کہا کہ آپکے عوامی نمائندے، ملک میں ہونے والے غیر شرعی اقدامات پر نظر رکھیں، ہم بھرپور طریقے سے آپ کیساتھ ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ملک بھر کے مذارات کے تحفظ کیلئے ایم کیو ایم کے ذمہ داران پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ مفتی مبشر احمد نظامی نے کہا کہ آج کا کنونشن اس بنیاد پر ہونا چاہئے کہ ہم اتحاد بین المسلمین کو تحفظ فراہم کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام دہشتگردی کے خلاف ہے۔ علامہ امیر عبداللہ فاروقی نے کہا کہ پاکستان میں خودکش حملوں کیخلاف متفقہ فتویٰ جاری کیا جائے اور اس کنونشن کے ذریعے ہم ارباب اختیار سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ دہشتگردوں کے آگے نہ جھکے۔ علامہ ناظر عباس تقوی، تحریک اسلامی سندھ کے جنرل سیکریٹری نے کہا کہ اس ملک میں طالبانائزیشن کی حیثیت کس نے بنائی اس پر کسی نے بات نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ حیثیت بنانے والوں کے چہرے پر سے نقاب ہٹانا ہوگا۔ مذہبی اسکالر پروفیسر محمود حسین صدیقی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی سربلندی اور شریعت کے نام کو بدنام کرنے والوں کیخلاف الطاف حسین کو کھڑا کیا ہے اور پوری قوم اور تمام علماء کرام انکے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب کرے۔ مولانا توفیق نجفی نے کہا کہ طالبان شیعہ سنی نہیں بلکہ انسانیت کے دشمن ہیں اس لئے ان کیخلاف اعلان جہاد کیا جائے اور متحدہ علماء موومنٹ کا

اعلان کیا جائے۔مولانا اسد دیوبندی نے کہا کہ حق بات کرنے والوں کو آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور الطاف حسین نے ہر آزمائش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے۔مولانا محمد یعقوب قادری نے کہا کہ اللہ کی نشانیاں مٹانے والے خود ہی مٹ جائیں گے ضروری ہے کہ تمام لوگ ان سازشیوں کا بصیرت اور بصارت سے مقابلہ کریں۔علامہ علی کرار نقوی نے کہا کہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کو بدنام کرنے والوں کیخلاف ہم جمع ہوئے ہیں۔طالبان مذہب کی آڑ میں اسلام کا شکار کھیل رہی ہے۔پاکستان سنی موومنٹ کے رہنماء شاہ سراج الحق قادری نے کہا کہ جس طرح کی ڈنڈا بردار شریعت نافذ کی جارہی ہے اسکو ہم مسترد کرتے ہیں اس ملک میں صوفی محمد کی نہیں بلکہ محمدؐ کی شریعت چلے گی۔مفتی عبدالرشید نوری نے کہا کہ جن لوگوں نے پاکستان کو بنایا تھا وہی لوگ آج پاکستان کو بچائیں گے۔سینئر علامہ عباس کمیلی نے کہا کہ طالبان جاہلیت کا نظام نافذ کرنا چاہتے ہیں یہ اصلاح کے نام پر فساد کرانا چاہتے ہیں یہ دین اور اسلام کے رہزن اور پاکستان کے دشمن میں اگر آج انکا ہاتھ نہیں روکا گیا تو نہ ہی امام بارگاہ رہے گی اور نہ ہی مزارات بچیں گے۔انہوں نے کہا کہ نظام ظلم کو چند گھنٹوں میں منظور کیا گیا جو قابل مذمت ہے۔اس وقت ملک میں ایک ہی سیاسی جماعت ہے جو ملک کو بچاسکتی ہے اور وہ متحدہ قومی موومنٹ ہے۔سینئر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ نے کہا کہ قرآن پاک میں عدل کا لفظ 28 مرتبہ آیا ہے جس میں مرد عورت بچے اور خاندان سب کیلئے عدل آیا ہے۔قائد تحریک 26 سال سے یتیموں بیواؤں کیلئے کام کررہے ہیں انہوں نے کہا کہ صوفی محمد سے اچھا ذوالفقار علی بھٹو تھا جس نے 1973ء کے آئین کیلئے دنیا بھر کے علماء سے مشاورت کی تھی لیکن آج صوفی محمد صرف اپنے ہی مکتب میں بیٹھ کر شریعت نافذ کررہا ہے۔صوفی محمد نے جمہوریت کے نظام پر عمل کرنے والوں کو کافر کہا تو مولانا فضل الرحمان، مولانا سمیع الحق، قاضی حسین احمد اور وہ تمام لوگ جو کہ پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں کافر قرار پائے، اب ہمیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ کیا یہ سب کافر ہیں یا ان کو کافر کہنے والا خود مسلمان نہیں ہے۔

**مختلف مکاتب فکر کے علماء ومشائخ نے طالبان کی جانب سے پیش کردہ نظام عدل کو مکمل طور پر مسترد کردیا**

**فقہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، سلفی اور فقہ جعفریہ کے پیروکار مسلمان ہیں، کسی بھی فقہ یا مسلک کے ماننے والے کا قتل یا تکفیر قطعاً حرام ہے**

**مساجد، امام بارگاہوں، سیکوریٹی فورسز کی چیک پوسٹوں، سرکاری ونجی املاک یا کسی بھی مقام پر خودکش حملے قطعی طور پر حرام ہیں**

**کسی بھی مسجد، مدرسہ، امام بارگاہ اور مزارات کو بند کرنا یا حملہ کرکے شہید کرنا یا ان کی بے حرمتی کرنا بالکل ناجائز، حرام اور سراسر ظلم ہے**

**ایم کیوایم کے زیراہتمام کراچی کے مقامی ہوٹل میں ہونے والے علماء ومشائخ کنونشن میں منظور کی جانے والی قراردادیں**

کراچی ۔۔(اسٹاف رپورٹر)

متحدہ قومی موومنٹ کے تحت اتوار کے روز مقامی ہوٹل میں ہونے والے علماء ومشائخ کنونشن نے طالبان کی جانب سے پیش کردہ نظام عدل کو مکمل طور پر مسترد کردیا اور اسکے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کھڑے ہوکر اسکا مقابلہ کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔یہ بات ایم کیوایم کے زیراہتمام آج کراچی کے مقامی ہوٹل میں ہونے والے علماء ومشائخ کنونشن میں منظور کی جانے والی قرارداد میں کہی گئی۔یہ قراردادیں ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی کے ڈپٹی کنوینر ڈاکٹر فاروق ستار نے پیش کیں اور کنونشن میں موجود تمام علماء ومشائخ نے متفقہ طور پر ان قراردادوں کی حمایت کی۔قرارداد میں کہا گیا کہ آج تمام مسالک اور مکاتب فکر کے علمائے ومشائخ کا نمائندہ کنونشن متفقہ طور پر یہ قرارداد پیش کرتا ہے کہ فقہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، سلفی اور فقہ جعفریہ کے پیروکار مسلمان ہیں۔ان میں سے کسی بھی فقہ یا مسلک کے ماننے والے کا قتل یا تکفیر قطعاً ناجائز اور حرام ہے۔نیز ملک میں جو خودکش حملے ہورہے آج کا کنونشن انکی شدید مذمت کرتا ہے اور اس بات پر متفق ہے کہ مساجد، امام بارگاہوں، سیکوریٹی فورسز کی چیک پوسٹوں، دیگر سرکاری ونجی املاک یا کسی بھی مقام پر ہونے والے یہ خودکش حملے قطعی طور پر حرام ہیں۔آج کا اجتماع متفقہ طور پر یہ قرار دیتا ہے کہ فرقہ واریت کی بنیاد پر کسی بھی مسجد، مدرسہ، امام بارگاہ اور مزارات کو بند کرنا یا حملہ کرکے شہید کرنا یا ان کی بے حرمتی کرنا بالکل ناجائز، حرام اور سراسر ظلم ہے۔حتیٰ کہ غیر مسلموں کی عبادتگاہوں پر حملہ کرنا بھی سراسر حرام اور ظلم ہے۔آج کا اجتماع بزرگ دینی شخصیات پیر سمیع اللہ شاہ، پیر شریف اللہ شاہ، مفتی تاج الدین کے والد عبدالرحمان بابا، افتخار حبیبی کے بہیمانہ قتل، معروف صوفی شاعر رحمان بابا کے مزار سمیت دیگر بزرگوں کے مزارات کو بموں سے اڑانے اور ان پر تالے ڈالنے کی شدید مذمت کرتا ہے۔آج کے اجتماع میں شریک تمام علماء ومشائخ اس بات پر متفق ہیں کہ حضور اکرمؐ کی پیش کردہ شریعت کامل ومکمل ہے۔اس کے ہوتے ہوئے کسی بھی فردی نظام کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔لہٰذا آج کا اجتماع چند افراد کی جانب سے پیش کردہ نظام عدل کو مسترد کرتا ہے۔بنابرین تمام مسالک کے علمائے کرام اور مشائخ عظام کو ملکر اس ظلم وبربریت کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑا ہوکر اس کا مقابلہ کیا جائے۔

## متحدہ قومی موومنٹ کے تحت کراچی کے مقامی ہوٹل میں منعقدہ عظیم الشان علماء ومشائخ کنونشن کی جھلکیاں

کراچی۔۔(اسٹاف رپورٹر)

متحدہ قومی موومنٹ کے تحت 19 اپریل اتوار کے روز کراچی کے مقامی ہوٹل میں منعقدہ عظیم الشان علماء ومشائخ کنونشن میں مختلف مکاتب فکر اور مسالک سے تعلق رکھنے والے علماو مشائخ نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور نظام عدل ریگولیشن اور طالبانائزیشن کے حوالے سے اپنے خیالات کا کھل کر اظہار کیا۔اس موقع پر متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی کے ارکان ،سینیٹرز، ارکان قومی وصوبائی اسمبلی وفاقی وصوبائی وزراء،مشیران ، ناظمین کراچی، ٹاؤن ناظمین ، نائب ٹاؤن ناظمین کے علاوہ ایم کیوایم کے مختلف شعبہ جات کے ذمہ داران بھی موجود تھے۔کنونشن کا انعقاد مقامی ہوٹل کے وسیع وعریض ہال میں کیا گیا تھا اور اس سلسلے میں انتہائی بھرپور اور تمام تر ضروری انتظامات کیے گئے تھے۔

☆ علماء کنونشن میں آنے والے مہمانان گرامی کا ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی نے پرتپاک استقبال کیا۔

☆ علماء کنونشن میں الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا نے گہری دلچسپی کا اظہار کیا اور بڑی تعداد میں صحافیوں نے کنونشن کی کوریج کی۔

☆ اسٹیج کے عقب میں ایک گہرے نیلے رنگ کی اسکرین بھی لگائی گئی تھی جس پر علماء ومشائخ سے قائد تحریک جناب الطاف حسین کا خصوصی خطاب تحریر تھا۔

☆ ایم کیوایم کراچی تنظیمی کمیٹی اور علماء کمیٹی نے اس کنونشن کے انتظامی نگرانی رابطہ کمیٹی نے کی۔

☆ کنونشن کا آغاز تلاوت پاک سے ہوا قاری چشتی نے تلاوت کی سعادت حاصل کی۔نظامت کے فرائض صوبائی وزیر فیصل سبزواری نے انجام دی۔

☆ نعت شریف خرم قادری نے پیش کی۔

☆ کنونشن میں اتحاد بین المسلمین کا شاندار مظاہرہ دیکھنے میں آیا اور ایک ہی چھت کے نیچے مختلف مکاتب فکر اور مسالک سے تعلق رکھنے والے علماء ومشائخ پورے اتحاد ،محبت اور خلوص کے ساتھ تشریف موجود تھے۔

☆ کنونشن میں ممتاز عالم دین مولانا تنویر الحق تھانوی خطاب کرنے آئے تو جناب الطاف حسین نے ان سے تلاوت کلام کی درخواست کی۔اس پر مولانا تنویر الحق تھانوی نے خوش الحانی کے ساتھ سورۃ الم نشرح کی تلاوت کی۔

## جماعت اسلامی اور مولانا فضل الرحمان مسلک دیوبند کے نمائندہ نہیں ہیں۔مولانا تنویر الحق تھانوی

کراچی۔۔۔(اسٹاف رپورٹر)

ممتاز عالم دین تنویر الحق تھانوی نے واضح کیا ہے کہ جماعت اسلامی اور مولانا فضل الرحمان مسلک دیوبند کے نمائندہ نہیں ہیں، وہ مسلک دیوبند کے حامل تو ہوسکتے ہیں لیکن وہ اس مسلک کے نمائندے نہیں وہ مسلک دیوبند کا نام غلط طور پر استعمال کرتے ہیں صحیح مسلک دیوبند وہ ہی ہیں جو مولانا اشرف الحق تھانوی کا ہے۔یہ وضاحت انہوں نے علماء ومشائخ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کی۔انہوں نے صوبہ سرحد میں بعض علماء کا جو دیوبند مسلک سے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ان سے برات کا بھی اظہار کیا۔

## ایم کیوایم کے علماء ومشائخ کنونشن میں دیوبندی، بریلوی، اہل تشیع، اہلحدیث اور دیگر مسالک اور مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء ومشائخ کی بڑی تعداد میں شرکت

کراچی۔۔۔(اسٹاف رپورٹر)

متحدہ قومی موومنٹ کے تحت اتوار کے روز مقامی ہوٹل میں ہونے والے علماء ومشائخ کنونشن میں دیوبندی ، بریلوی، اہل تشیع، اہلحدیث اور دیگر مسالک اور مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء بڑی تعداد میں شریک ہوئے جن میں سینیٹر علامہ عبدالخالق پیرزادہ ،مفتی محمد نعیم ، مخدوم زادہ حماد رضا بخاری،مولانا تنویر الحق تھانوی ،علامہ امیر عبداللہ فاروقی ، پروفیسر محمود حسین صدیقی ، پیر ایوب جان سرہندی ( دارالعلوم امجد یہ نعیمہ ) شہر بانو، علامہ علاس کمیلی ،مولانا اسلم تھانوی ،علامہ عون محمد نقوی ،مولانا سعید قمر قاسمی ،مولانا اسعد دیوبندی،علامہ خضر الاسلام ( سنی تحریک )، علامہ فرقان حیدر عابدی، محمد حشام اللہ شریفی ،مفتی نعیم ،علامہ طارق ، مخدوم سید سلطان جہانیاں،سید نفیس الحسن بخاری ،سید مراد علی شاہ (سیہون شریف ) مولانا عرفان خان ( لاہور)، مولانا قاری ریاض ،علامہ ڈاکٹر اکرم صادق ،مولانا محمد ارشد، حضرت مولانا شمس الحق قمر،حضرت مولانا احمد سعید عسکری، علامہ

سید سہیل عباس نقوی، حضرت مولانا احسن نقشبندی، حضرت مولانا مفتی عبدالمالک رحمانی، علامہ ڈاکٹر انیس روحانی، شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی مبشر نظامی، حضرت مولانا محمد انور عثمانی، حضرت مولانا عبیداللہ صابر، مولانا عبدالشکور ساقی، مولانا اسلم تھانوی، مولانا علی کرار نقوی، علامہ محمد عبداللہ غازی، قاری اللہ داد، علامہ مسعودی، پروفیسر محمود حسین صدیقی، مولانا محمد حسین لاکھانی، سید طاہر شاہ اویسی، غلام رسول (خلیفہ شیخ اور حافظ امین بن عبدالرحمان ملتان شریف)، صوفی محمد عبدالوہاب سلطانی، صوفی امجد سلطانی، صوفی انتخاب سلطانی (دربار سلطانی فیڈرل بی ایریا)، محمد ضیاء الحق، عبدالصمد نقشبندی، شیر محمد قادری، حافظ علی اصغر نقشبندی (ٹنڈو الہیار)، مولانا محمد حفیظ قادری، مولانا جعفر الحسن تھانوی، مفتی تجمل حسین، قاری غلام جیلانی، حافظ ظہور عالم، محمد عرفان قادری (جماعت اہلسنت، کراچی)، غفران احمد قادری (جماعت اہلسنت، کراچی)، محمد سلیم راجپوت، (جماعت اہلسنت، کراچی)، سلیم مدنی، مولانا مہتاب، علامہ علی ناصری، حکیم محمد زیدی (چیئرمین علی کونسل)، علامہ سید اظہر حسین زیدی، مولانا تنویر الحسین چانڈیو (ٹنڈو الہیار)، علامہ سید محمد علی، پیر آصف (امام بری سرکار)، سید نفیس الحسن بخاری، مولانا اکرام حسین ترمذی (شریعت بورڈ)، مولانا سید عدنان زیدی (شریعت بورڈ)، مولانا غلام محمد سرباز (شریعت بورڈ) مولانا جہانگیر (شریعت بورڈ)، مولانا عزادار حسین (شریعت بورڈ)، علامہ ناصر خان قادری (ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت کراچی) محمد شفیع قادری (جماعت اہلسنت)، پیر حافظ طاہر محمود چشتی نظامی (آستانہ عالیہ حافظ جی سرکار)، حافظ جنید اختر چشتی نظامی (آستانہ عالیہ حافظ جی سرکار)، پیر حافظ حکیم نذیر احمد چشتی نظامی، (آستانہ عالیہ حافظ جی سرکار)، مولانا اعجاز قادری، مفتی محمد کرامت اللہ، (دارالعلوم انوار المجددیہ، نعیمیہ ملیر) محمد عقیل (دارالعلوم انوار المجددیہ، نعیمیہ ملیر)، حافظ محمد یونس، اعزاز علی، زاہد لطیف (تحریک منہاج القرآن)، قاری محمد سعید شارق، سید راشد رضوی (صدر جعفریہ الائنس حیدرآباد)، انیس الرحمان صدیقی (ڈپٹی کنوینز اتحاد العلما کونسل سندھ)، مولانا عبالشہید صدیقی، قاری محمد اشرف چشتی، محمد اظہر خان قادری، حافظ محمد خرم (مدرسۃ البخاری)، زاہد حسین شاہ (درگاہ محمد سخی موج دریا سرکار)، حافظ وقاری عبدالقیوم، قاری محمد عثمان، قاری شیر محمد، مولانا غلام حسین، قاری عبدالحلیم، مولانا منظور علی قلندری، مولانا احمد رضا (درگاہ قائم شاہ، لاڑکانہ)، مولانا بشیر اللہ، سید احمد شاہ (حضرت عبداللہ شاہ اصحابی ٹھٹھہ)، حافظ غلام رسول عمرانی، مولانا شمس الضحیٰ (محکمہ اوقاف)، نجم الدین، محمد عطاء اللہ، مولانا محمد اختر، محمد عرفان عظیمی (سلسلہ عظیمیہ)، ایاز عظیمی (سلسلہ عظیمیہ)، حکیم نسیم احمد، مولانا مقصود احمد، مفتی محمد کرامت اللہ، مولانا محمد اکرم، (ناظم جنرل سیکریٹری جماعت اہلسنت)، خواجہ محمد اشرف (ادارہ منہاج القرآن)، پیر معین الدین چشتی (اخوت اسلامی پاکستان)،، علامہ خضر السلام (تحریک علماء بورڈ)، علامہ طارق قادری (تحریک علماء بورڈ)، شاہ سراج الحق قادری (سربراہ سنی موومنٹ) مرزا یوسف حسین (سربراہ شیعہ ایکشن کمیٹی)، مولانا ناظر حسین (صدر تحریک جعفریہ سندھ) اور مولانا محمد علی (جعفریہ الائنس) شامل تھے۔

☆☆☆☆☆